

Registered

L No. 84

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۱) | مطبوعہ ۱۱ - مارچ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ | جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

کلکتہ میں ہفتہ گزشتہ کو بہت سے اشتہار ہندو اور مسلمانوں میں تقسیم کئے گئے کہ اتوار کے روز میدان میں جمع ہو کر جاپانیوں کی فتح کی دعا کریں۔ مگر کوئی آدمی وہاں نہ آیا۔

نواب صاحب ڈھاکہ نے اس تجویز سے اتفاق کیا تھا کہ ڈھاکہ آسام میں شامل کر دیا جائے۔ لیکن گذشتہ ہفتہ میں مسلمانان ڈھاکہ نے ایک عام جلسہ میں اس رائے سے اختلاف کیا۔

جمعہ کے دن لارڈ کرزن نے ڈھاکہ میں ایک کالج کا بنیادی پتھر نصب کیا اور اپنی اسپیچ میں وہاں کے باشندوں کو مبارکباد دیتے ہوئے ہوسٹل سسٹم کی ترقی کے متعلق کوشش کرنے کی تاکید فرمائی۔

علیگڈھ سے ایک صاحب نے مشتہر کیا ہے کہ ہندوستان کے لوگ جاپان کی فتح یابی میں دعا کریں۔ کیونکہ روس دنیا کے امن میں خلل ڈالنے والی موذی سلطنت ہے۔

حضور ویسرائے نے تجویز کیا ہے کہ دربارہ دہلی کی یادگار میں دربار کی ویران جگہ پر باغ لگایا جاوے۔

بہار میں ایک بیوہ عورت نے بھوک سے تنگ آ کر پہلے اپنے بچوں کو ہلاک کیا اور پھر خود بھی عدم کو راہی ہوئی۔

اپریل آئندہ سے پنجاب میں ایک اور ضلع ایزاد کیا جائیگا۔ اس کی تجویز عرصہ سے زیر غور تھی۔ اب قطعی فیصلہ کے بعد آخری منظوری دیدی گئی ہے۔ اس ضلع کا نام اٹک ہوگا۔ راولپنڈی اور جہلم کے اضلاع سے تحصیلیں نکالکر اس ضلع میں شامل کیجائینگی۔

گورنمنٹ ہند نے تمام افسران خزانہ کے نام ہدایت شائع کی ہے کہ فوجی افسروں سے چاندی کے گھسے ہوئے سکے بلا حجت لے لیا کریں۔

۱۸ - فروری کی شام کو رنگون کے ایک آئل پریس میں آگ لگی جس سے تقریباً ۱۰ مکان لکڑی کے جل گئے کثیر نقصان ہوا۔ بہت آدمی بے خانمان ہو گئے۔

۱۹ کی خبر ہے کہ وہ جاپانی جو قید کرکے پورٹ آرتھر لے گئے تھے بھوکوں مر رہے ہیں۔ اور عنقریب دریائے یالو پر لڑائی ہونیوالی ہے۔ افواہ ہے کہ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوگی۔ لیکن نتیجہ تاحال نامعلوم۔

جنوبی اور غربی کوریا پر جاپانی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔

۲۱ فروری کی خبر ہے کہ اس وقت تک روس کے گیارہ جنگی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔

لنڈن (۲۳ فروری) روسی جہاز اڈیسی پورٹ آرتھر میں ایک تارپیڈو سرنگ سے ٹکرایا اور پارہ پارہ ہوگیا ۴ افسر اور ۹۰ آدمی (ملاح) ہلاک ہوئے۔

لنڈن میں آجکل ایک ترکی پہلوان بڑے معرکے کی کشتیاں لڑ رہا ہے اور اپنے تئیں سلطان کا پہلوان کہتا ہے۔

فرانس میں پبلک رائے پر اثر ڈالنے کے لئے روسی روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اور خبر ہے کہ فرانسیس گورنمنٹ جنگ کے نتیجے سے خوف زدہ ہے۔

لیڈی صاحبہ کرزن بخیریت تمام انگلستان پہنچ گئیں۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ مسٹر رل فاسٹر نے بیان کیا کہ مہم سمالی لینڈ کا ماہواری خرچ ایک لاکھ ۱۵ ہزار پونڈ ہے۔ ملا اس قدر پھنسا ہوا ہے کہ عنقریب اس کا خاتمہ ہو جائیگا اور جنگ ختم ہو گی۔

ڈاکٹر عبد الغنی لاہوری جو کابل سے ہندوستان کو رخصت لیکر آ رہے تھے۔ حسب الحکم امیر کابل جلال آباد میں روک دیئے گئے ہیں۔

ریاست میسور میں سن کی زراعت اور اس سے منشی اشیا کا اخذ کرنا خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔

چین روس کے ساتھ جنگ کرنے میں جاپان کا طرفدار ہوگا اور منچوریا کو چینی صوبہ قائم رکھنے کے لئے جنگ کرے گا۔

دار الخلافہ روس میں بیان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں کی ایک جرار فوج لیاٹنگ کو بڑھ رہی ہے تاکہ پورٹ آرتھر کے آس پاس ریلوے کا سلسلہ توڑ دیا جاوے۔

لنڈن ۲۰ - فروری جاپانی سفیر مقیم لنڈن بیرن ہیاشی کام کی کثرت سے بیمار ہو گیا ہے۔ بعد کی خبر ہے کہ تندرست ہو گیا ہے۔

بڑی لڑائی کی خبر ہے کہ دریائے یالو پر روسی اور جاپانی افواج میں سخت لڑائی ہوئی۔ زار نے تقریر میں کہا۔ کہ ہم جاپان کو ہولناک نقصان پہنچائینگے۔

واضح ہو کہ تاریخ ۵ مارچ بروز سنیچر برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی کی صد سالہ سالگرہ ہوگی۔ اور ۶ مارچ بروز اتوار کل دنیا میں بائبل اتوار کہلائیگی۔ چاہئے کہ ہر ایک کلیسیا سکول۔ محلہ۔ عیسائی جماعت اور سنڈے سکول اس اتوار کو لائق طور سے منائیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

انسان کی ابتدا

ناظرین یہہ مضمون جو ہمارے پیش نظر ہو نہایت غور طلب ہو اور جیسا یہہ غور طلب ہو ویسا ہی مشکل ہو اور غور و فکر طلب اس لئے ہو کہ اُس میں ہمارا حصہ ہو اور ہماری تواریخ کی نسبت ہو اور مشکل اس لئے ہو کہ ہماری ابتدا کو زمانے گذر گئے اور ہماری ابتداء کی تواریخ دنیا میں ملتی نہیں ہو وہ زمانے ہمارے علم کے دائرہ سے دور ہونیکی جہت سے ناپید ہو گئے اس لئے ہمارے لئے یہہ بتلانا کہ ہماری ابتدا کب اور کیسے طور سے اور کیسی حالت میں ہوئی شروع میں نہایت مشکل امر دکھائی دیتا ہو۔

پروہ جس نے ہماری ہستی کو وجود دیا اور جو اُسوقت حاضر تھا جس وقت دنیا میں پہلے آدمی اور عورت کا جوڑا نمودار ہوا تھا وہ اپنے کلام میں ہماری ابتدا کا یوں بیان کرتا ہو۔

تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں کہ وہ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کریں۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُسکو پیدا کیا۔ نر و ناری اُن کو پیدا کیا پیدائش ۱: ۲۶ و ۲۷۔

اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا۔ اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ سو آدم جیتی جان ہوا۔

اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا۔ پیدائش ۲: ۷ و ۸۔

اب ان مقامات سے انسانی ہستی کے دنیا میں وجود پانے کا صاف ذکر ہو اور یہہ بتلانا کہ یہہ عجیب و غریب مخلوق کونسے زمانے میں ہوا ہمارے لئے مشکل ہو۔ اور یہہ مشکل بھی ایسی مشکل ہو جیسا ہونا لازمی تھا کیونکہ جب انسان کے صورت پکڑتے وقت سوا خدا اور کوئی نہ تھا تو اُس کی ابتدا کا زمانہ کون بتلاتا۔ اور اگر خدا بھی بتلاتا تو کسی پتے یا نشاں سے ہمارے ابتدا کے زمانے کو ظاہر کرتا۔ پس یہہ مشکل ہونی ضروری امر ہو۔

(۲) اس کے سوا دیگر امور یہہ ہیں (۱) کہ خدا نے انسانکو زمین کی خاک سے پیدا کیا۔ (۲) کہ آدم کو خدا نے اپنی صورت پر اور اپنی مانند پیدا کیا۔ (۳) کہ آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا گیا۔ (۴) کہ خدا نے آدم کو باغ عدن میں رکھا (۵) کہ خدا نے آدم کو زمینی مخلوقات کا سردار مقرر کیا۔

زمین کی خاک سے آدم کا بنایا جانا ظاہر کرتا ہو کہ اس زمین کی مٹی سے جو اعلیٰ سے اعلیٰ آدمی یا مخلوق بن سکتا تھا سو خدا نے اپنی قدرت سے بنا دیا۔ گویا خالق حقیقی نے زمین کی مٹی میں اس سے بڑھکر اور مادہ نہیں رکھا مگر انسانی خلقت کا اور اس سے یہہ بھی ظاہر ہو کہ گو انسان زمینی مخلوقات کا سرتاج ہو پر اُس کی حقیقت مٹی ہو۔ اور یہہ بھی کہ انسان نے جب ہستی کی گود میں جنم لیا تو انسانی جنم لیا تھا۔ نہ کسی اور جانور کا۔

دوسری بات سے آشکارا ہو کہ انسان خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا۔ اور خدا کی صورت سے مراد کلام خدا ہو۔ مثلاً وہ آئینہ جیسے خود خدا کی صورت اور اُس کی ماہیت کا نقش ہو اور بہت عام الفاظ میں کلام خدا خدا کی ذاتی صفات اور ذات ایزدی کا مظہر ہو۔ پس آدم کلام خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا۔ یعنے انسان ایسا مخلوق پیدا کیا گیا جس میں اور کلام خدا میں موافقت اور موانست پائی جاوے اس سے انسان کی روحانی قوتوں کی فضیلت دکھائی جاتی ہو۔

نمبر تیسرے میں انسانی زندگی کی ابتدا بیان کی جاتی ہو کہ یہہ اس کے خالق کی طرف سے ہو۔ مادے کے خمیر سے نہیں ہو اور نہ ہوسکتی ہو۔ بلکہ انسانی زندگی کی ابتدا حقیقی زندگی سے ہوئی ہو۔

اور نمبر چوتھے سے عیاں کیا جاتا ہو کہ ابتدائی انسان عیش و سرور اور خوشی اور راحت کے باغ میں رکھا گیا۔ لفظ عدن کے یہی معنے ہیں اور اُسی خوشی اور سرور کے باغ کی نگہبانی اس کے سپرد ہوئی۔ اور وہ نگہبانی کے قابل تھا۔

نمبر پانچویں سے ظاہر ہو کہ وہ تمام مخلوقات زمینی کا سردار مقرر کیا گیا۔ اور وہ سرداری کے قابل تھا۔ اس لئے وہ اپنی اور اپنی نسل کی اور اپنی رعیت کی بہتری اور بہبودی اور آرام اور خوشی اور دکھ اور سکھ کا ذمہ وار تھا۔ آدم کی بہتری کے ساتھ سب کی بہتری تھی اور آدم کی تباہی کے ساتھ سب کی تباہی تھی۔ غرضیکہ ہماری ابتدا پاکیزگی اور آرام اور خوشی کی حالت میں ہوئی۔ اور جب ہماری ابتدا ہوئی تب ہی سے انسانی خواص اور صفات میں ہوئی۔ بلکہ انسانیت کی نہایت اعلیٰ حالت میں۔

ہمارے ناظرین میں سے شاید بہت متعرض ہوکر کہنے کو تیار ہو جاینگے کہ ہمارا ایک ہی اصل سے ہونا غلط بات ہو کیونکہ انیسویں صدی میں ایشیا اور افریقہ اور جزائر میں بہت ایسے گروہ انسانی پائے گئے ہیں جن میں اور ہم میں زمین آسمان کا فرق ہو۔ بھلا اگر ہم ایک خاندان سے ہوتے جو لوگ جزائر میں وحشی محض پائے گئے اُن کے جزیروں میں جانے کے اُنکے پاس کیا وسائل تھے؟ اور اُنکے اس قدر وحشی ہونیکے کیا اسباب تھے؟ پس ممکن نہیں کہ آدمی ایک ہی نسل سے ہوں؟

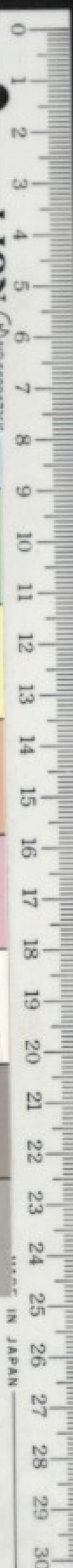
مذاق

مجسٹریٹ۔ تمنے چوری کی اور اس کے عوض میں تمکو قید کی سزا دیجاتی ہو۔

ملزم۔ یہہ تو ظلم ہو میرے بجائے قید میرے وکیل کو ہونی چاہئے

مجسٹریٹ۔ کیوں؟

ملزم۔ کیونکہ جو روپیہ میں نے چرایا تھا۔ وہ سب میں وکیل کو محنتانہ میں دیدیا ہو۔



مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

(۶۰) سوال

اور دیکھو ایک کوڑھی نے آکے اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے تب یسوع نے ہاتھ بڑھا کے اُسے چھوا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو اور وہیں اُس کا کوڑھ جاتا رہا۔ (متی ۸: ۲ و ۳)

(محقق) یہہ سب باتیں سادہ لوح آدمیوں کے پھنسانے کی ہیں۔ اگر عیسائی لوگ ان باتوں کو جو کہ علم اور قانونِ قدرت کے خلاف ہیں صحیح مانتے ہیں۔

(رہبر) دیکھو سوال ۶ و ۲۳ ہم ان معجزات کو قانونِ قدرت کے خلاف نہیں مانتے کیونکہ خلاف نہیں ہیں۔ اور صحیح ہیں۔ کیونکہ اسی طرح وقوع میں آئے تھے۔ ثابت ہیں۔

(محقق) تو شکراچاریہ۔ دہنونتری کشیپ وغیرہ کی باتیں جو کہ پرانوں اور مہابھارت میں لکھی ہیں سچ کیوں نہیں مانتے۔ مثلاً لکھا ہے کہ بہت دیتیوں کی مری ہوئی فوج زندہ کر دی گئی۔ برہسپتی کے فرزند کچ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانوروں اور مچھلیوں کو کھلا دیا گیا اُسے شکراچاریہ نے زندہ کر دیا بعد ازاں کچ کو مار کر شکراچاریہ کو کھلا دیا پھر اُس کو شکم میں زندہ کر کے باہر نکالا۔ آپ مر گیا اُس کو کچ نے زندہ کر دیا وغیرہ اگر مذکورہ بالا باتیں جھوٹھی ہیں تو عیسیٰ کی باتیں جھوٹی کیوں نہیں؟

(رہبر) یہاں پنڈت جی پھر پرانوں اور مہابھارت کی اور انجیل کی باتوں کو یکساں جھوٹ اور قانونِ قدرت کے خلاف بتلاتے اور ایسا کہکر گویا وید کو ایسی باتوں سے بری ٹھہراتے ہیں۔ مگر یہہ آپ کی صرف چال بازی ہے اور یا آپ کو معلوم نہیں کہ ویدوں میں بھی اور اسی قسم کی باتیں بھری پڑی ہیں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) آپ نے مہابھارت سے چند دیتوں کی مری ہوئی فوج کے زندہ کر دیئے جانے کا قصہ پیش کیا ہے اُسکی بابت مہابھارت کا یہہ بیان ہے کہ گذشتہ زمانہ میں دیوتاؤں اور دیتوں میں دنیوی سلطنت کے واسطے سخت جنگ ہوئی اور کئی بار لڑائیاں ہوئیں۔ دیوتا برہسپت کے پاس گئے اور التماس کی کہ آپ ہم سب میں سے بڑے دانا اور ہمارے بزرگ ہیں کوئی ایسا کام کریں جس سے ہم راچھسوں پر غالب آجاویں۔ اُدھر راچھسوں نے شکر سے پناہ کی درخواست کی شکر نے راچھسوں سے کہا کہ میں ایک منتر جانتا ہوں جسکو سنجیونی کہتے ہیں اُس کی تاثیر یہہ ہے کہ جس مُردہ پر پڑھا جاوے فی الفور زندہ ہو جاتا ہے۔ تم جاؤ اور دیوتاؤں کے ساتھ جنگ کرو جو کوئی تم میں سے مارا جائیگا میں اُسے زندہ کر لونگا۔ القصہ راچھس دیوتاؤں کے ساتھ جنگ کرنے کیواسطے گئے جو راچھس میدان میں کام آتا تھا اُسے فی الفور اُٹھا کر شکر کے پاس لے آتے تھے اور وہ اپنے منتر سے اُس کو جلا دیتا تھا۔ اِس طرح دیتوں کی تعداد گھٹنے نہ پاتی تھی اور دیوتاؤں کی جماعت کم ہوتی جاتی تھی اِس لئے کہ برہسپت جوانکا مددگار تھا ایسا کوئی افسون نہ جانتا تھا (مہابھارت پہلا پرب) ۔ اس کے بعد ذکر ہے کہ برہسپت کا بیٹا کچ شکر سے وہ منتر سیکھ آیا تھا۔ اور اُس نے ایک دفعہ شکر کو بھی زندہ کیا جب شکر نے اُس کو اپنے پیٹ سے نکالا تھا۔

اب دیوتاؤں اور دیتوں کی لڑائی کا قصہ ویدوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ سوال ۴ کے جواب میں ایک لڑائی کا قصہ درج ہو چکا ہے۔ یعنے ایتریہ براہمنہ پہلی کتاب کی فصل ۲۳ سے اُس میں دیوتوں نے قربانی کے ذریعہ دیتوں کو پرتھوی وغیرہ سے نکال دیا تھا اور تیتریہ سنگھتا۔ اشٹوادی اور ایتریہ براہمنہ پہلی کتاب فصل ۱۴ میں بھی انکی لڑائی کا بیان ہے جس میں دیوتوں نے کئی بار شکست کھائی تھی۔ پھر اُسی براہمنہ کی ۲ کتاب کی ۳ فصل اور ۱-۳۲ آیات میں ایک اور لڑائی کا ذکر ہے جس میں دیوتے بھی اپنے منتر چلاتے اور راکھشسوں کو شکست دیتے تھے۔ اُس کی آیت ۳۳ میں دیتوں کو ہٹانے والا انوراگنی ہے اور آیت ۲۷ میں اُن کو مارنے والا ایک درخت ہے یعنے کرشن مرہوجس کے وسیلے راکھشس پس پا کئے گئے تھے۔

Macdonald's Brahmana of the Vedas p. 191-2.

(۲) وشن کے معجزوں کے قصے۔ ستپتھ براہمنہ ساتکتاب ۴-۳-۵ و ۵۔

کچھوی کی صورت دھار کے پرجاپتی نے اولاد پیدا کی۔ جو کچھ اُس نے پیدا کیا اُس نے (Karot) بنایا۔ اِس لئے لفظ کرم۔ کیاپہ کے معنے کچھو ہیں۔ اِس لئے آدمی کہتے ہیں کہ سارے مخلوق کیاپہ کی نسل ہیں۔ یہہ کچھو ہی آدیتا ہے۔

یہی معجزانہ قصہ بھاگوت پران کے اسکندھ دوسرے اور ادھیائے ساتویں میں یوں بیان ہوا ہے۔

پرتھوی نے گیارھواں کچھپ اوتار لیکر سمندر متھنے کے وقت مندراچل پہاڑ اپنی پیٹھ پر لیکر چودہ رتن اُس میں سے نکالے۔

پھر اُسی براہمنہ کی فصل ۱۴- اور آیت ۱ و ۲ و ۱۱ میں آیا ہے کہ وہ (زمین) پہلے ایسی بڑی تھی وغیرہ کیونکہ پہلے زمین اتنی بڑی تھی۔ ایک بالشت برابر۔ ایموشہ سور نے اُسے ابھار نکالا۔ اِس کے لئے اُس کا خداوند پرجاپتی اُسے اِس جوڑے کے ساتھ خوشحال کرتا ہے جو اُس کی خواہش کی غرض تھی اُسے مکمل کرتا ہے۔ (۱۰ صفحہ جلد ۴ Muir's Sanskrit Texts) اِس کے مطابق دیکھو بھاگوت پران کے حوالہ مذکورہ میں یوں ذکر ہے کہ دوسرا اوتار براہ جی کا اسو سطے لیا کہ جب برہما کو جب دنیا پیدا کرنے کا حکم ہوا تب میں نے نارائن جی کی کرپا سے کمل کے پتّے کی پرتھوی بنائی تو اُس پرتھوی کو ہرنیاکش دیت اُٹھا کر پاتال کو لے گیا۔ جب میں نے بیکنٹھ ناتھ سے پوچھا کہ بغیر زمین کے میرے پیدا کئے ہوئے جیو کہاں رہینگے تب اُنہوں نے باراہ روپ رکھکر پاتال میں جا کر ہرنیاکش دیت کو مار ڈالا اور پرتھوی کو باہر لاکر اپنی جگہ سے پانی پر ٹھہرا دیا۔ دیکھئے پنڈت جی ویدوں اور پرانوں کے خداوند پرجاپتی کے معجزے ۔ کبھی کچھوا کبھی سور کی صورت بن جاتا تھا۔ کیا آپ اِس بات کو قانونِ قدرت کے مطابق کہو گے اِس لئے کہ ویدوں میں اسمیں لکھے ہوئے ہیں؟ اور آپ نرے پرانوں پر فتویٰ نہ دیجئیگا

کا بھی یہی حال ہے ۔

پھر درشن کے ارنا ہونے کا معجزہ بھی ایسا ہی خیالی قصہ ہے ۔ جو ستپتھ براہمن کی پہلی کتاب اور رامائن میں یکساں بیان ہوا ہے ۔ اور یہہ پنڈت جی نظر انداز کر گئے کیونکہ وید بھی ساتھ بکتے ہیں ۔ ڈاکٹر میور صاحب نے اپنی مستند کتاب (Sanscrit Texts) کی جلد چہارم باب دوم کی فصل چوتھی میں ستھپتھ براہمن اور رامائن کی اصل سنسکرت مع انگریزی ترجمہ درج کی ہے ۔ یہہ سچ ہے کہ پرانوں کی کئی ایک باتیں ویدوں میں نہیں پائی جاتی ہیں بلکہ پرانوں میں نئی ہیں جیسے تناسخ کی تعلیم مگر یہہ بھی سچ ہے کہ بعض قصوں اور تعلیموں کی بنا ویدوں ہی نے ڈالی ہوئی تھی ۔ لہٰذا وید اور ان کے براہمنہ کوئی ایسی کتابیں نہیں ہیں جنکو پرانوں وغیرہ پر چنداں ترجیح دی جائے ۔ پنڈت نے بے فائدہ پرانوں کو الگ کر کے ان پر فتویٰ دے دیا ۔ گپ چلانے میں وید ان سے کم نہیں ہیں ۔

(۳) ویدوں کی دیوییوں کے معجزے بھی ذرہ سننے کے لائق ہیں ۔

اُروسی دیوی ایک آدمی بنام پرُوروس پر عاشق ہو گئی جب وہ اُسے ملی تو کہنے لگی کہ مجھے دن میں تین دفعہ بغلگیر کرنا لیکن میری رضامندی کے برخلاف کبھی نہ کرنا ۔ اور نہ کبھی اپنی شاہی پوشاک کے بغیر مجھے نظر آنا کیونکہ عورتوں کا یہی دستور ہے ۔ گندھرو جو ایک آسمانی قوم تھے اور اُروسی کے رشتہ دار تھے سوچنے لگے کہ وہ آدمیوں کے درمیان بہت دیر تک ٹھہری ہے ۔ اس لئے اُنہوں نے اُس کو پرُوروس سے جدا کرنے کی تدبیر کی ۔ اپنے مالک کے ساتھ اُس کا یہہ عہد تھا کہ وہ اسے کبھی ننگا نظر نہ آوے ۔ اگر یہہ عہد شکنی ہوگی تو وہ مجبور ہوگی کہ اُسے چھوڑ جائے ۔ تاکہ پرُوروس سے یہہ عہد تڑا دیں گندھروں اُروسی کے پلنگ کے پاس سے ایک بھیڑ کا بچہ چرا لے گئے ۔ پرُوروس اس برے کو چھڑانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا اور بجلی کی چمک کی روشنی میں اُروسی نے اُس کو ننگا دیکھ لیا عورتوں کے دستور کے برخلاف ۔ اور وہ غائب ہو گئی وہ مدت تک اُس کی تلاش کرتا رہا اور آخر کار ایک جھیل کے پاس آیا جہاں وہ اور اُس کی سہیلی پریاں پرندوں کی صورت میں ہو کر کھیل رہی تھیں ۔ اُروسی نے پرُوروس کو دیکھا ۔ اپنے تئیں اُس پر ظاہر کیا ۔ اور ست پتھ براہمنہ کے مطابق اُس وقت عجیب وغریب گفتگو کی گئی ۔ اُروسی نے وعدہ کیا کہ سال کی آخری رات کو ملوں گی اور یہی ملاقات کا نتیجہ ایک بیٹا ہو گا وغیرہ ۔ (Macdonalds Brahmana of the Vedas) صفحہ ۱۲۰

واک اندر کی رانی شیرنی بن جاتی تھی چنانچہ ستپتھ براہمنہ کتاب ۳ فصل ۵ میں ہے کہ ۔ واک انگیروں سے خفا ہو گئی ۔ کس صورت میں فی الواقعی وہ (سورج کا گھوڑا) قربانی کی اُجرت ہونے میں) مجھ سے بہتر ہے کیونکہ جو کہ اُنہوں نے اُسے قبول کیا اور مجھکو نہیں ؟ یوں کہکر وہ اُن کے پاس سے چلی گئی ۔ شیرنی بنکر وہ ہر چیز کو نگلتی پھرتی تھی جو اُن دونوں جھگڑالو فریقوں یعنے دیوتوں اور اسُوروں کے درمیان تھیں ۔ دیوتوں نے اُسے اپنی طرف بلایا اور اسُوروں نے اپنی طرف ۔

پھر اتیریہ براہمنہ میں یہہ ذکر ہے ۔

سوما راجا گندھروں کے درمیان رہتا تھا ۔ دیوتوں اور رشیوں نے سوچا کہ کس طرح راجا کو ترغیب دلائی جاوے کہ وہ ہمارے پاس واپس آوے ۔ واک نے جو تقریر کی وہ یہہ ہے کہا گندھرو عورتوں کے بڑے عاشق ہیں ۔ سو میں اپنے تئیں عورت بنا لونگی تو تم مجھے اُن کے پاس سوما کے بدلے بیچ دینا ۔ دیوتوں نے جواب دیا نہیں ۔ ہم تیرے بغیر کس طرح جی سکتے ہیں ؟ اُس نے کہا مجھے اُن کے ہاتھ بیچ دو ۔ اگر تم مجھے طلب کرو گے تو میں تمہارے پاس آ جاؤنگی اُنہوں نے ایسا ہی کیا ۔ ایک قد آور دیسی عورت کے بھیس ہو کر اُس کو دیوتوں نے گندھروں کو سوما کے تبادلہ میں بیچ دیا ۔ اس واقعہ کی نقل میں لوگ ایک سالہ بے عیب گائے چھوڑ دیا کرتے ہیں جو وہ قیمت ہے جس پر اُنہوں نے سوما راجا کو خریدا تھا ۔ (اتیریہ براہمنہ ترجمہ ڈاکٹر ہاگ ۔ جلد دوم صفحہ ۵۹ ۔ مقتبسہ مد (Macdonalds Brahmana of the Vedas p. 171)

نہ معلوم یہہ کہاں کی باتیں اور کدھر کے خیال ہیں ۔ اور کہئے پنڈت جی کیا مہابھارت اور پرانوں کی گپوں سے ویدوں کی یہہ باتیں کچھ کم ہیں ؟ نادانوں کو سمجھانے کے لئے اتنی ہی مثالیں کافی ہیں اور آیندہ ویدوں کو پرانوں پر ترجیح دینے کا ہرگز خیال نہ کرنا ۔ مگر چونکہ آپ پرانوں اور مہابھارت کی ایسی ہی باتوں کو غلط کہتے ہیں تو وہی فتویٰ ویدوں پر بھی جنتا ہے اور اس لئے چنداں ضرورت نہیں کہ ہندو قوموں کے قصوں کی زیادہ تردید کی جاوے توبھی چند باتیں غور کے لئے پیش کرتا ہیں جو اس مضمون سے ہونگے ۔

(۱) ان قصوں کی صداقت کے برخلاف ایک قطعی دلیل یہہ ہے کہ چشم دید گواہوں کے لکھے ہوئے نہیں ہیں ۔

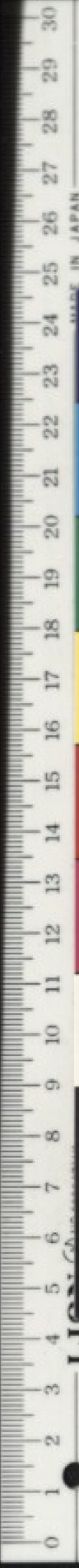
(۲) سنانیوالوں نے جن واقعات کا ذکر کیا ہے وہ سنانیوالوں سے سینکڑوں اور ہزاروں برس پہلے کے بتلائے جاتے ہیں ۔ اور دیوتوں اور دیتوں اور راجاؤں کے زمانہ کا کچھ پتا نہیں ہے ۔ تو کس طرح ان کا اعتبار آ سکتا ہے ۔

(۳) ان قصوں کے معجزوں کی دلیسی غرض اور معقول غرض نظر نہیں آتی جیسی انجیل کے معجزات کی مصرح ہے ۔

(۴) ان میں بہتیری باتیں اس زمین اور اُس کے آدم زاد باشندوں سے کچھ تعلق نہیں رکھتی ہیں کہیں ہوائی عالم میں ہوتی رہی ہیں ۔

(۵) اصل معاملہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نیچر کی چیزوں اور قوتوں کو دیوتے اور دیت اور پھر راجے وغیرہ تصور کر کے قصے بنائے ہیں ۔ اور کہنے والے سب باتوں کو وید ویاس کے متھے لگاتے ہیں ۔ جس کی بابت کچھ معین نہیں کہ کون تھا ۔ ایسی کتابوں کے ساتھ انجیل مقدس کی کوئی نسبت مطلقاً نہیں ہے ۔ انجیل کی باتیں تواریخی زمانہ کی باتیں ہیں اور فرضی زمانوں کی نہیں ہیں ۔ اور اس لئے ثبوت رکھتی ہیں ۔ اور اُن کو سچا مانا جاتا ہے ۔

(۶) وید پران کی باتیں اور انجیل کی باتیں ہی آدم میں اپنی اپنی تاثیروں سے پرکھی جا سکتی ہیں ۔ مقدم



کو ماننے والوں کی روحانی اور عقلی حالت اور شائستگی کا جسکا دور لاکھوں برس کا بتلایا جاتا ہی اور موخر کو ماننے والوں کی روحانی اور عقلی زندگی اور شائستگی کا جسکا دور اُنیس سو برس سے ہی مقابلہ کرنے سے اُنکی تاثیروں کا حال معلوم ہوتا ہی۔ وید پران والے لاکھوں برس کے ہندوستان اور اُنیس سو برس کی انجیلی دنیا میں دیکھو کیسا فرق ہی کیا انجیلی دنیا ہر بات میں بہتر نہیں ہی؟ انند۔ سوما کا کہیں کھوج کھر نہیں ملتا کیونکہ شاید کرشن نے اُن سب کو مات کر دیا اور وید وغیرہ صرف مجذوبوں کی کہانیاں ہی بنے رہے ہیں ۔

رینالڈ کا قصہ

۶ باب
زندگی سے نا امید

غم نے گُھلا دیا ہے مجھے آزار کیطرح
مایوس زندگی سے ہوں بیمار کی طرح

جان اگرچہ اب اچھا ہونے لگا ہی۔ لیکن نقاہت نے اُس کو قابلِ مرگ بنا دیا ہی۔ بعض دفعہ تو اُسپر نقاہت ایسی طاری ہوتی ہی کہ وہ گھنٹوں بیہوش پڑا رہتا ہی تبضیں چھٹ جاتی ہیں مگر قدرت الٰہی اِس کا نام ہی کہ باوجود اس قدر آثارِ مرگ کے پھر بھی وہ زندہ سلامت بچا ہی۔

ایک دن بیوی جان کے پاس جاکر جی بہلانے کے لئے باتیں کرنے لگی۔

جان۔ میں مرجاتا تو بہتر تھا۔ اب مجھ سے بیماری کی تکلیفیں نہیں برداشت ہوتیں۔ نہ معلوم مجھ سے ایسا کونسا گناہ ہوا ہی کہ چنگا ہی نہیں ہونے آتا۔ یا خداوند یا تو صحت دے یا اپنے پاس بلالے۔

بیوی آپ اپنے منہہ سے ایسی باتیں نہ کہئے۔ تمہاری باتیں سُن سُنکر میرا کلیجہ پھٹا جاتا ہی۔ دیکھو اگر تم اپنے مرنے کی دعا کرتے ہو تو میرے مرنے کی دعا پہلے کرو۔

جان۔ کیا کروں۔ مجھ سے اب یہہ تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔

بیوی۔ بیشک آپ بہت لاغر ہو گئے ہیں۔ اور اب وہ قوت باقی نہیں رہی جو پیشتر تھی۔ لیکن زندگی اور موت بیماری خدا کیطرف سے آتے ہیں۔ وہ تمکو اسی وقت صحت دے سکتا ہی۔ اُس کے زبردست ہاتھوں نے مُردوں کو زندہ کیا ہی۔ آپ کیوں مایوس ہوئے جاتے ہیں۔ آپ کو فرض ہی کہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔

جان۔ میں تو بھروسہ رکھتا ہوں۔ لیکن ہائے میں نے تو گناہ کا کٹھڑ جمع کیا ہی۔ مجھے تو اب خدا کا نام لیتے ہوئے خوف معلوم ہوتا ہی ہائے اب میں کیسے خدا پر بھروسہ رکھوں (یہہ کہکر زار و قطار رونے لگا)۔

مسز جان نے کہا کہ ہمسے گناہ ہونا تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ انسان غلطی سے پُر ہی۔ اُسمیں برائی کرنے کی خواہش اور قوت دونوں موجود ہیں۔ لیکن ہمارا خدا رحیم خطا ہی۔ وہ ہمکو پھر سنبھالنا چاہتا ہی۔ وہ ہماری بدیوں کے کفارہ ہوا۔ پس جان مت گھبراؤ مت۔ اب بھی خدا سے معافی مانگو اور نیکی کرنیکا وعدہ کرو۔ سچ ہی کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی جو شخص خدا و مسیح کو بھولکر گناہ کی دلدل میں گرتا ہی خواہ اس دلدل میں گنہگار کو نفع اور لطف بھی ہو مگر یقیناً اُس پر غیبی مار پڑتی ہی۔ اور جب خدائی مار انسان پر پڑتی ہی تو اُس کو ٹھہر دیکھنا چاہئے۔ بلکہ یہہ فرض ہی کہ اپنے اوپر خدا کی رحمت سمجھ کر اپنی حالت درست کریں۔ سو تم کسی قسم کا شک و شبہ دل میں نہ رکھو بس غم کو دور کرو مسیح کے پاس جاؤ۔ وہ تمکو تمہارے سارے گناہوں سے پاک کریگا۔ اور گناہوں کو جلا دیگا۔ لیکن تم پختہ وعدہ مسیح سے کرو کہ آیندہ اُسی کا فرمانبردار اور مطیع رہونگا۔

جان۔ ہاں۔ میں اب کی اگر اس مرض سے بچ گیا تو اب میں سچا وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی کسی قسم کا حکم مسیح کا نہ توڑونگا۔ ہمیشہ اُس کی مرضی کے موافق چلونگا۔ بُری صحبت چھوڑ دونگا اور شراب و عیاشی جس نے یقیناً مجھے تباہ کیا۔ میری عزت آبرو خاک میں ملادی۔ میری دولت ستیاناس ہوئی۔ میں شریفوں میں کمینہ کہلانے لگا۔ میرے والدین اور بہی خواہوں کو صدمہ پہنچا۔ دوست میرے کاموں سے بیزار ہو گئے۔ اب میں بھولے سے بھی اُس کی طرف منہہ نہ کرونگا۔ اے خدایا میری مدد کر۔ اے میرے آبرو کے رکھنے والے لوگوں کے خیالات میری طرف سے بدل دے۔ (بیوی کی طرف مخاطب ہوکر) میں یہہ وعدہ خدا سے سچی طور سے کرتا ہوں۔ اور تم تمام زندگی مجھے اپنے وعدہ میں ثابت قدم پاؤگی۔

مسز جان۔ ہاں شرافت تو یہی ہی کہ جو کہا جائے کیا بھی جائے۔

جان۔ آپ دیکھینگی کہ میں کیسے اس وعدہ کو نباہتا ہوں۔ ہاں سنو تو۔ تکلیف کی وجہ سے زیادہ میں لاغر ہو گیا ہوں۔ اگر آج شکم سیر کھانا ملے تو میں بہت خوش ہوں۔ دیکھو تو کب سے روٹی نہیں ملی۔ آہ۔ یہہ تکلیف دوسرے کو ملتی تو زندہ نہ رہتا۔

مسز جان۔ آج ڈاکٹر صاحب سے دریافت کرکے غالباً کھانا دیا جائیگا۔ یہی تمہاری تکلیف سو میرے خیال میں اچھا ہوا۔ اس تھوڑی تکلیف میں آپ کا سدھار ہو گیا۔ بعض دفعہ خدا بڑے بھید سے تکالیف بھیجتا ہی۔ لیکن اگر تکلیف سے پہلے آدمی سنبھل جائے تو کیوں اُس کو ذلت پہنچے۔

میاں۔ اچھا اب مجھے آرام کرنے دو۔ یہہ کہکر چادر منہہ پر ڈال لی اور خاموش ہو گیا۔ بیوی بھی شاد و شاد اپنے کمرہ میں چلی گئی۔

۷ باب
آخری خدمت

ہیں مبارک وے بشر در آسمان
کرتے ہیں خدمت جو عیسیٰ کی بجان

غالباً ناظرین متعجب ہونگے کہ ہمنے رینالڈ کا ذکر چھوڑ کر دوسرے کا بیان شروع کر دیا۔ حالانکہ ہمارے ناول کے ہیرو وہی تھے۔ اب آؤ اُن کی طرف بھی ایک آخری نظر کر آویں۔

رینالڈ اپنے بیٹے کی شادی سے فراغت پاکر نوکری سے دست بردار ہو گئے۔ کسی قصور سے نہیں نکلے۔ سبب یہہ ہوا کہ۔ ایک روز مسٹر اور مسز رینالڈ اپنے برآمدے میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں چندہ وصول کرنیوالا چپراسی آپہنچا۔ صاحب نے پانچ روپیہ دیکر کاپی میں دستخط کئے لیکن اس سے پیشتر چندہ کی کاپی کبھی گھر میں نہ آئی تھی۔ بلکہ دفتر ہی میں ہمیشہ

سے چندہ ملا کرتا تھا۔ اِس لئے مسنر رینالڈ اِس بارے میں بالکل ناواقف تھیں۔ وہ نہ جانتی تھیں کہ چندہ کیا ہو اور کیوں دیا جاتا ہو۔ صرف چندہ کا نام ہی نام سُن لیا تھا۔ اِس لئے اپنے شوہر سے پوچھنے لگی ــــ جو چندہ لوگ دیا کرتے ہیں وہ سب پادریوں کو ملا کرتا ہوگا۔ اگر اُنکو ملتا ہو تو وہ لوگ بڑے امیر ہوں گے ؏

رینالڈ۔ نہیں سب چندہ پادریوں کو نہیں ملتا۔ اِس چندہ سے مشن کے کل کام چلتے ہیں ؏

مسنر رینالڈ۔ مشن کے تو بہت سے کام ہیں بھلا اتنے روپیہ کہاں سے آتے ہوں گے ؏

رینالڈ۔ ہر ملک میں کم و بیش چندہ ہوتا ہو۔ خصوصاً ولایت سے بہت روپیہ آتا ہو جس سے یہہ کل چلتے ہیں ؏

مسنر رینالڈ۔ تو کیا چندہ دینا بھی انجیلی حکم ہو ؏

رینالڈ۔ بیشک کیا تم نے نہیں دیکھا۔ اچھا انجیل منگا کر ۲۔ قرنتھیوں ۹/۱۱ نکالو۔ اُس میں لکھا ہو۔ تاکہ تم ہر بات میں غنی ہو کے سب طرح کی سخاوت کرو کہ یہہ ہمارے وسیلہ سے خدا کی شکرگذاری کا باعث ہوتا ہو۔ کیونکہ اِس چندے کی خدمت نہ صرف مقدسوں کی احتیاج کو دور کرتی ہو بلکہ خدا تک پہنچتی ہو کہ بہتوں کے وسیلہ اُس کی شکرگذاریاں ہوتیں۔ اور وے اُس خدمت کا حال تجویز کر کے اِس لئے خدا کی ستائش کرتے ہیں۔ کہ تم مسیح کی انجیل کے تابع ہونیکا اقرار کرتے ہو اور اُنکی اور سب کی مدد کرنے ہیں۔ سخاوت کرتے ہو۔ یہاں پر چندہ دینے کا حکم اور اُس کے فوائد اور ضرورت تینوں کا بیان ہو۔ ۱۔ چندہ الٰہی حکم ہو۔ ۲۔ چندہ دینا خدا کے شکرگذار ہونے کا ثبوت ہو۔ ۳۔ چندہ دینا سچا مسیحی ہونیکا ثبوت ہو ؏

مسنر رینالڈ۔ تو چندہ آدمی کو کتنا دینا چاہئے ؏

رینالڈ۔ جسقدر مقدور ہو اتنا دینا چاہئے۔ نہ حیثیت سے زیادہ نہ بخیلی کے ساتھہ دیا جائے۔ بلکہ آمدنی میں سے معقول حصہ خوشی کے ساتھہ دینا چاہئے (دیکھو ۲ قرنتھیوں ۹/۱۲ اور ۹/۲ سے ۴ تک) ؏

مسنر رینالڈ۔ اِس روپیہ سے پادری لوگ ہماری عوض کام کرتے ہیں اب تو ہمیں خوب آرام ہوا۔ نہیں تو مذہبی کام کرنے میں ہمیں بڑی دقت ہوتی ؏

رینالڈ۔ نہیں نہیں یہہ خیال مت کرو۔ بلکہ جب تک ہمارے دم میں دم ہو تب تک ہمیں چندہ اور محنت جانفشانی سے مسیح کا کام کرنا چاہئے۔ تب ہی تو ہم سچے عیسائی ہوں گے ورنہ یوں تو صدہا عیسائی موجود ہیں ؏

مسنر رینالڈ۔ تو کیا ابھی ہمارے ذمہ خدا کی کچھہ اور خدمت باقی ہو!

رینالڈ۔ بیشک ؏

مسنر رینالڈ۔ تو کیا قبر میں جا کے اپنی خدمت پوری کریں گے۔ جب تک زندگی ہو تب ہی تک سب کچھہ ہو سکتا ہو۔ لو آج کل تو جوانوں کی زندگی کا بھی کچھہ اعتبار نہیں۔ تو ہم بڈھوں کی زندگی کا کیا بھروسہ۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ جو کچھہ کرنا ہو جلد کر لیں۔ اور عاقبت کا توشہ جمع کریں۔ اب تو دنیا میں کچھہ دیکھنا سُننا باقی نہیں۔ خدا کے فضل سے۔ لڑکے۔ بالے۔ گھر۔ دولت۔ عزت سب بھُگت لی۔ ایک لڑکے کی شادی کر لی۔ اب کوئی ارمان جی میں نہیں رہا۔ تم بھی اب بڈھے ہو گئے ہو۔ سب جھگڑوں کو چھوڑو اور اپنا اقبالیا فرض ادا کرو اور میں بھی تمہارے کام میں مدد دونگی ؏

رینالڈ۔ ہاں آپکی رائے ضرور ماننے کے لائق ہو۔ تمام عمر پیٹ کے غلام بنے رہے۔ جتنے برسوں شیطان کی خدمت کی۔ اُتنے مہینوں بھی خدا کی خدمت نہیں کی۔ اب میرا ارادہ ہو کہ نوکری سے دست بردار ہوں۔ اور جو کچھہ بنک میں جمع ہو اُسی میں اپنا گذارہ کریں ؏

مسنر رینالڈ۔ اور جو ہم خدا کی خدمت کریں گے کیا وہ ہماری ضرورتیں نہ پوری کریگا۔ اِس وقت مسٹر رینالڈ کو وہ آیت یاد آئی کہ یوں ہی خدا نے فرمایا ہو کہ جو انجیل کے سُنانیوالے ہیں انجیل سے اسباب زندگی پائینگے (۱ قرنتھیوں ۹/۱۴) یہہ یاد کر کے رینالڈ خاموش ہو گیا مگر بیوی سمجھی کہ شاید میری بات انہیں ناگوار گذری اِس لئے خاموش ہو۔ مسنر رینالڈ۔ کہنے لگی کیا میری بات کسی مصلحت سے آپ نہیں مان سکتے ؏

رینالڈ۔ مجھکو تو اِس بات سے از حد خوشی ہو۔ بلکہ میں اِس کو اپنی سعادت جانتا ہوں۔ لیکن فکر ہو تو صرف تمہاری کہ شاید تم اِس عیش کو چھوڑ کر سادگی نہ پسند کر سکو ؏

مسنر رینالڈ۔ میں مسیح کے لئے آج دنیا چھوڑ کر فقیر ہونے اور جنگل میں بیٹھنے کو راضی ہوں۔ جہاں نہ کوئی آرام ہے۔ نہ کوئی دوست آشنا جی بہلانے کو ؏

مسٹر رینالڈ۔ دینداری کے معنے یہہ نہیں کہ گھر بار چھوڑ کر جنگل میں رہیں۔ اور بے لطف زندگی بسر کریں۔ نہ تو ایسا حکم مسیح کا ہو نہ خود مسیح نے ایسا کیا۔ ہاں دنیوی شان و شوکت ظاہری نمائش ترک کر کے ہمیں گرہستی ہوتے ہوئے خداوند مسیح کا کام کرنا چاہئے ؏

مسنر رینالڈ۔ اچھا تو میں راضی ہوں۔ تم کل ہی کام سے استعفا دیدو۔ خدا نے ہمیں بہت کچھہ دیا ہو۔ اور لڑکا بھی جوان ہو اُس کی کمائی تو سارے گھر کی کھائی نہ کھائی جائیگی ؏

رینالڈ راضی ہو گیا اور طے پا گیا کہ کل استعفا دیدیا جائے۔ جب یہہ خبر رینالڈ کے دوستوں کو ملی تو وہ لوگ بھی از حد رنجیدہ ہوئے اُنکا حاکم استعفا لینے کے لئے بالکل راضی نہ تھا۔ جب یہہ استعفا دینے گئے تو حاکم نے کہا گو دل ہم تمہارا استعفا منظور کرتا ہو ٹ (لیکن) افسوس ہو کہ تمہارا مانند (تمہارے موافق) کوئی ہمکو ایماندار سچا۔ اور ہوشیار آدمی نہیں ملیگا ؏

خیر بمشکل تمام حاکم نے استعفا منظور کیا اور اُسی دن سے رینالڈ نے مسیحی وعظ کا کام والنٹری۔ بے تنخواہ کرنا شروع کیا

حاضر جواب گواہ جج۔ جو کچھہ تمنے بیان کیا ہو کیا چشم دید ہو ؏

گواہ۔ جناب چشم دید تو نہیں مگر سُنا ہو ؏

جج۔ سُنے کا کیا اعتبار اِسپر کوئی جج کیطرح بھروسہ کر کے تحقیقات نہیں کر سکتا

جج۔ تم نے عدالت کی توہین کی ہو ؏

گواہ۔ جناب وہ کیونکر ؏

جج۔ تم عدالت میں ہنسے ؏

گواہ۔ کیا حضور نے دیکھا ؏

جج۔ دیکھا تو نہیں مگر ہنستے سُنا ہو ؏

گواہ۔ حضور ابھی آپ نے فرمایا ہو کہ سُننے کا اعتبار نہیں ؏



مراسلات

دنیا اور انسان

ناظرین! جب ہم دنیا کی خوبی اور زیبائش پر غور کرتے ہیں اور اُن عجائب و غرائب کی فکر میں ڈوبتے ہیں جو دنیا سے وابستہ ہیں تو یہہ حقائق اور معارف کا ایسا دفتر نظر پڑتا ہے جسکے عرفان و معرفت کے لئے ذہن انسانی میں اور تصورات بشری میں گنجائش ممکن نہیں جس قدر انسان اِس دنیا کی مٹی سے بنے اور جسقدر بشر اِس کے گہوارے میں پرورش پانے آئے اور جتنوں نے اُس کی آب و ہوا میں نشو و نما پائی اُن میں سے کسی نے بھی اُسکی حقیقتوں کا کنارہ نہ دیکھا- جو آیا وہ ضرور اِس کے دام تزویر میں پھنسا اور جس نے اِسے دیکھا اِس پر ضرور سو جان سے فدا ہوا- پر اِس کی حقیقت ہر ایک پر مخفی رہی اور جسقدر اُس کی چھان بین کا کسی نے سودا کیا اُسے سوائے سودا کے اور کچھ حاصل نہ ہوا اور آج ہماری باری ہے؛

ناظرین! اگر آپ دنیا کی ہر ایک شے پر غور کریں اگر آپ اُس کی ضرورت اور غیر ضرورت کے مسئلہ پر دھیان کریں اگر آپ اُس کی بناوٹ اور ترتیب پر سوچیں تو کیا آپ کو اُس کی خوبی کا اقرار نہ کرنا پڑیگا؟ کیا آپ اُس کے خالق کی حکمت و دانائی کے قائل نہ ہوں گے؟ بلا شک- تو بھی آپ نے ہر ایک چیز کی نسبت کیا جان لیا اور اُسکی حقیقت کی نسبت کیا پہچان حاصل کر لی ہے؟ کیا یہہ تعجب نہیں کہ ہم دنیا کی ہر ایک چیز کو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اور پہچانتے ہوئے نہیں پہچان سکتے؟ پھر اِس پر طرہ یہہ کہ ہم اِسی دنیا کے دلدادہ ہیں؛

بلا شک دنیا میں خوبی ہے اور دنیا میں قدرت و صنعت ایزدی کی مثال ہے- دنیا کی ہر ایک شے سے خدا کی دانائی اور حکمت ٹپک رہی ہے- ہم دنیا سے بڑھکر اندیکھے خدا کے کارخانے نہیں دیکھ سکتے لیکن ایک وقت تھا جب ہمکو دنیا کی موجودہ خوبی کی نسبت زیادہ روشنی حاصل تھی- وہ زمانہ ہمارے لئے پہلا زمانہ تھا لیکن اب ہماری کور باطنی کے باعث دنیا کی حقیقی خوبی ہم سے پوشیدہ ہے اور ہمارے کور باطن ہونے کا ثبوت یہہ ہے کہ ہم نے قدرت ایزدی کے ایسے بڑے دفتر اور عمارت کو جیسی کہ دنیا ہے دنیا کا نام دیا؛

ہمارا تجربہ اِس بات پر شاہد ہے کہ جب کسی کی بصیرت میں فرق آتا ہے تو بڑی چیزیں اُسے چھوٹی معلوم ہونے لگتی ہیں حتی کہ اُن چھوٹی چیزوں کا وجود بھی آنکھوں سے غائب ہونے لگتا ہے اور تب بصیرت بالکل مفقود ہو جاتی ہے- اسی طرح جب ہماری باطنی بصیرت میں فرق آیا تو یہہ دنیا ہمکو چھوٹی یا ادنیٰ شے معلوم ہونے لگی اور ہم نے اُس کا نام دنیا رکھدیا؛

پر ایک وقت تھا جب ہماری روحانی بصیرت کی آنکھ صاف تھی اور دائمی زندگی ہمارا ورثہ تھی اور راستبازی اور صداقت اور پاکیزگی اور تقدیس ہمارا لباس تھیں اور صلح اور یگانگت اور اُنس و موانست اور محبت اور ملاپ ہماری زندگی کی صفات تھیں اور جب صبر و قناعت اور اعتبار و بھروسا اور ہمدردی اور خیرخواہی ہمارے ڈیروں میں بستی تھی اور جب صحت و تندرستی اور شفا اور حیات اور خوشی اور شادمانی اور راحت و سرور روحانی ہماری میراث تھی جب خدا کا عرفان اور ادراک اور اُس کی مرضی کی پہچان اور یقین سے ہمارا دل بھرپور تھا- اور جب دعا اور عبادت اور حمد و ثنا اور شکر گذاری اور تمجید ہمارا شیوہ تھا- اغلب ہے کہ اُسوقت یہہ کارخانۂ ایزدی ہماری نگاہ میں ایسا حقیر اور ایسا تُچھ نہ تھا جیسا کہ آجکل ہماری نگاہ میں معلوم ہوتا ہے۔ اُسوقت دنیا میں خودغرضی اور ڈاہ اور حسد اور جلن اور تفرقہ اور جدائی کا اپنا وجود نہ رکھتی تھیں- اُسوقت کینہ اور بغض اور عداوت اور دشمنی کو کوئی نہ جانتا تھا اُسوقت جھوٹ اور فریب اور دغا اور مکر سے کوئی آشنا نہ تھا- اُسوقت گالی اور خون اور بیحرمتی اور حقارت کا وجود پایا نہ جاتا تھا اُس وقت چوری اور لالچ بے صبری اور بے اعتباری وغیرہ کا تخم نہ تھا اُس سمے میں غم والم اور آہ و فغاں اور رونے اور ماتم سے کسی کو سروکار نہ تھا اور نہ بیماری اور دکھ اور درد اور بے امنی اور بے آرامی کسی کو ستایا کرتی تھی اور اُس وقت جسم اور بیحیائی اور سفلہ پن کو کوئی نہ جانتا تھا اور نہ موت کی دہشتیں اور اسباب کہیں پائے جاتے تھے غور فرمائیے کہ ایسے زمانہ میں دنیا کی قدر و منزلت کیا تھی؟ اگر ہم اُن ایام میں ہوتے تو دنیا کا کیا نام رکھتے؟ خدا کا کلام ایسی زمین کو عدن کہتا ہے اور غیر مسیحی اُس زمانے کو زمانۂ ست جگ بولتے ہیں اور انسانی دنیا کی ابتدا نے ایسے ایام دیکھے ہیں- انسانی علم و معلومات کی آنکھیں وہ سب کچھ ملاحظہ کر چکی ہیں جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے- پر آجکے دن زمانۂ ست جگ اور زمین عدن کے کھنڈر بھی تلاش سے دستیاب ہونے مشکل ہو رہے ہیں- اور وہ زمین اور وہ زمانے جنکی ہستی کے خیال ہمارے دلوں کو تسلیاں دیتے ہیں آج کدھر گئے- اور کیوں؟ اور یہہ دنیا ہمارے نزدیک دنیا کیوں بن گئی؟ کیا دنیا کی چیزوں کا نقشہ بدل گیا یا ہماری آنکھوں میں موتیا بند اُتر آیا؟ یقیناً دنیا کی ہر ایک شے اپنی اصلی اور جبلی حالت میں دکھائی دیتی ہے پر تبدیلی انسانی اور حیوانی دنیا میں آگئی- اور یہہ تبدیلی گناہ کے باعث سے ہوئی؛

لطیفہ- اُستاد- دیکھو لڑکے کل امتحان ہونے والا ہے ذرا لفظوں کا خیال کر کے ترجمہ کرنا؛

شاگرد- بہت خوب-

اُستاد- بھلا اِس جملہ کا ترجمہ کرو تو "میرے بیس روپے مارے گئے تمہارا کیا گیا"؛

شاگرد- (فوراً حسب ہدایت اُستاد لکیر کا فقیر بنکر)

My twenty rupees were killed, what went of you-

اُستاد- شاباش ایک چھوٹا سا جملہ اور دیتا ہوں؛

شاگرد- فرمائیے- اُستاد "اُسے کل بخار چڑھا"

شاگرد- To him machine vapours ascended:

سبت

"اگر تو سبت کو اپنا پاؤں روک رکھے اور میرے مقدس دن میں اپنا کام نہ کرے اور سبت کو خوشی اور خداوند کا مقدس اور معظم کہے اور اُسکو بزرگ جانے کہ اپنا کاروبار نہ کرے اور اپنا نفع کا کام موقوف رکھے اور بیفائدہ بات چیت میں اُسے نہ کاٹے۔ تب تو خداوند میں مسرور ہوگا اور میں تجھے دنیا کے اونچے مکانوں پر سوار کرونگا اور میں تجھے تیرے باپ یعقوب کی میراث سے کھلاؤنگا کیونکہ خداوند ہی کے مُنہ سے یہہ ارشاد ہوا ہے۔" یسعیاہ ۵۸: ۱۳ و ۱۴

جب ہم دنیا کے تمام مذاہب کی طرف خیال کرتے ہیں تو نہایت تاریکی معلوم ہوتی ہے۔ پر خدا نے ہمارے مذہب کو اسی لئے رکھا ہے کہ اسمیں بڑی بڑی اور عجیب خوشیاں پائی جائیں۔ مقدس پولوس نے کیا خوب کہا "ہمیشہ خوش رہو۔ پھر کہتا ہوں خوش رہو۔" ہمارے مذہب میں کسی قسم کی کیلوں پر ننگے پاؤں چلنا ضرور نہیں ہے۔ نہ کاندھوں کیلئے آنکڑے۔ نہ تیر بھے اور جاترہ مرج۔ نہ چتا کی آگ پر سے چھلانگ مارنا۔ پر اُس کی خوشیاں جو انجیل میں پائی جاتی ہیں وہ نیلے اور صاف پانیوں کی جگمگاہٹ ہے۔ سوسن کے پھولوں کی خوشبو۔ طرح طرح کے باجوں کی شیریں راگنیں۔ اور بادشاہی ضیافتوں کی خوشیاں۔ جب اِس مذہب کا آغاز ہوا تب فرشتوں کی جماعت کیسی خوش آوازی سے گا رہی تھی۔ اور نرسنگے اور کھجور کے لہلہاتے ہوئے درخت اور مقرب فرشتوں کے پروں کی پھڑپھڑاہٹ اِس مذہب کے شروع میں خوشی مچاتے تھے۔ اور ایک بلند نعرے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ "خدا کو آسمان پر تعریف" وغیرہ اور اِس کا خاتمہ اِس پر ہو "ہیلیلویاہ۔ کیونکہ قادر مطلق خدا سلطنت کرتا ہے" لیکن جبکہ اِس مذہب کا شروع اور آخر صرف خوشی ہی خوشی ہے افسوس کہ بعض لوگوں کے لئے اتوار ایک رنج کا دن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ عبادت کریں یا بائبل پڑھیں۔ ہمیں کچھ اُس کی ضرورت نہیں ہے آج ہی تو فرصت کا دن ہے اور شکار کھیلنے کا موقعہ ملا ہے کہ ایک دوسرے سے ہنسیں بولیں۔ پر آپ یہہ بھی مذہبی باتوں سے بدلنا چاہتے ہیں۔ مگر ناظرین میں سے اس وقت ایسے شخصوں میں سے کوئی ایسا ہو تو میں اُن کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ وہ بڑے دھوکے میں ہیں۔ خدا کے سال کے یہہ ۵۲ اتوار ایک برج میں گھنٹوں کیطرح لٹکا رکھے ہیں جو متواتر خوشی اور جلال اور نجات اور بہشت کی صدائیں دیتے رہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ خوب سمجھ لیں کہ سبت ایک خوشی کا دن ہے۔ اِس ملک میں ہم سب کو کام کرنا ہوتا ہے۔ ہاتھوں سے دماغ سے پاؤں سے۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے جس نے شروع سال سے آجتک کوئی کام نہیں کیا ہو؟ کوئی نہیں۔ بعض مدرسوں میں کام کرتے ہیں۔ بعض پریس میں۔ کارخانوں میں۔ بعض اخباروں کے نامہ نگار ہیں۔ اور جب سنیچر کی رات آتی ہے تو بدن تھک کے چور ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ کاریگری سے کام نہیں کر سکتے۔ آنکھیں تھک جاتی ہیں۔ دماغ صاف نہیں ہوتا۔ اتوار آتا ہے اور اُس روز آرام کرکے جو کام پیر کو کیا جائے وہ اُس سے بہت ہوتا ہے جو سنیچر کو کیا گیا ہو جبکہ کاریگر تھک جاتے ہیں۔ اتوار رگ پٹھوں کی تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔ دماغ کو تازہ اور فکروں کو جو تمام ہفتے آگ کی طرح جلتی رہتی ہیں بجھا دیتا ہے۔

ہمارے جسم اُن گھڑیوں کی مانند ہیں جو ساتویں روز کوکی جائیں۔ اگر ہمکو ساتویں روز کوکا نہ جائے تو ہم جلد قبر میں اُتر جائیں گے۔ اتوار جو کہ خدا نے ہمکو دیا ہے وہ ایک سیونگ بینک کی مانند ہے۔ چاہئے کہ ہم اُس میں کچھ جمع کر رکھیں اور ہفتے میں پیچھے خرچ کرتے رہا کریں۔ بیشک وہ جو خداوند کے دن کو توڑتا ہے وہ بیماری کو اپنے جسم میں داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے اور موت کو کہتا ہے "آ مجھے نگل۔" ہر ایک گانٹھ۔ ہر ایک جوڑ۔ ہر ایک ناخن کو ساتویں دن آرام کرنیکی ضرورت ہے۔ پھیپھڑے کا سانس لینا۔ کلائی میں نبض کا چلنا اپنے غلاف میں ہڈی کی حرکت یہہ بتاتے ہیں۔ "تو سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد رکھنا"۔ ایک عیسائی سوداگر جو لنڈن میں گیا اُسنے ایک دفعہ یہہ کہا کہ میں نے وہاں رہکے خوب غور کیا کہ وہ لوگ جو خداوند کے دن کام کرنے کو گئے اُنمیں سے ایک بھی بغیر ناکامیابی کے نہ نکلا۔ امریکہ کے شہر بوسٹن کے ایک سوداگر کا قول ہے کہ میں نے لڑکپن میں دیکھتا تھا کہ جو سوداگر اپنا مال اتوار کو جہازوں پر لادتے تھے اور اپنے لوگوں سے صبح سے شام تک محنت لیتے تھے۔ وہ اپنے بچوں کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑ گئے۔ اور ایک موقعہ پر ۴۴۴ ڈاکٹروں نے پارلیمنٹ میں یہہ عرضی دی کہ ہمیں صحت قائم رکھنے کیلئے اتوار کا دن ماننا ضرور ہے۔ اتوار کو رخصت نہ ملنے سے شہر میں صحت ہو نہیں سکتی۔

ایک دفعہ ایک کسان نے کہا کہ میں تمہارے اتوار کا مقابلہ کرونگا۔ میں اتوار کی فصل سے نفع کماؤں گا۔ پس وہ گیا اور اتوار کے دن ہل چلایا۔ اتوار ہی کو پٹرا پھیرا۔ اتوار ہی کو بویا۔ اتوار ہی کو کاٹا اور اتوار ہی کو کھتے میں جمع کیا اور کہا دیکھو میں نے ثابت کر دیا کہ جو کچھ تم کہتے ہو جھوٹھ ہے میں نے کسقدر غلہ جمع کیا۔ پر بہت دن نہ گذرے کہ بجلی اُس کے کھتے پر گری اور اب اتوار کی فصل کہاں گئی؟ بظاہر اتوار کو کام کرنے سے نفع معلوم ہوتا ہے۔ پر یونہی بھوسے کی طرح اُڑ جائے گا۔ بیشک وہ کسان جو اتوار کو فصل بوتا ہے کسی نے کہا ہے کہ وہ نیور لیپا کنجروشی اور موت کو کاٹیگا۔ برخلاف اِس کے اتوار کا ماننا نفع کا باعث ہوتا ہے۔ امریکہ میں ایک دفعہ سخت لڑائی ہو رہی تھی اور اُس وقت یہہ معلوم ہو گیا کہ اُن کارخانوں میں جو اتوار کو بند رہے۔ اگلی بہت جو اتوار کو کام کرتے رہے لڑائی کا سامان زیادہ تیار ہو سکا۔ فی الحقیقت جنکو سبت کے ماننے کا حکم سنا دیا گیا ہے اُن کا اتوار کا بنایا ہوا کوٹ جلد پھٹ جائیگا۔ رسی ٹوٹ جائیگی جوتی اُدھل جائیگی بندوق دھوکہ دے جائے گی۔ دیکھئے آیت کیا کہتی ہے "......"

سبت کی روشنی کیسی خوشی بخش معلوم ہوتی ہے دفتروں کا بند رہنا۔ مدرسوں کا نہ کھلنا۔ لین دین کا موقوف رہنا سب یہہ کہتے ہیں کہ آج خداوند کا دن ہے۔ آج آرام کا روز ہے سینے والی عورت کے لئے۔ دکھتی ہوئی اُنگلیوں کے لئے۔ بیمار دل کیلئے اُس آدمی کے لئے جو تمام ہفتے کام کرتا رہا ہو۔ آرام جسم کا۔ دل کا اور روح کا۔

پھر اتوار کا دن ایسا ہونا چاہئے کہ گھرانے کے سب لوگ ایکجا جمع ہو کے مل سکیں۔ اکثر وہ باپ جو اتوار کو کام کرکے تھکا ماندہ اور چڑچڑے مزاج کے ساتھ گھر آوے بچے اُس کو دیکھکر کیا کہینگے۔ وہ دن اُن کے لئے خوشی کا نہیں ہو سکتا۔ والدین انکو

رنج کا دن بنا دیتے ہیں۔ میرے خیال میں فی الحقیقت خدا نے یہہ دن باپ لوگوں کے لئے بھی مقرر کیا ہے۔ ماں تو تمام ہفتے گھر میں رہتی ہی ہے اور باپ کو جو ہفتہ بھر اپنے کام کاج میں لگا رہتا ہے خدا کہتا ہے کہ آج کا یہہ دن تیرا ہے۔ دیکھ کہ تو اپنے گھر کے چھوٹے چھوٹے گروہ کو کیونکر بہشت کے لئے تیار کر سکتا ہے۔ اس روز بچے اپنے باپ کو گھر میں دیکھکر کیسے خوش ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کیطرف دیکھتے ہیں۔ آج بچے کئی سوال اپنے باپ سے بغیر گھڑی کے اُن الفاظ کے سُنے ہوئے پوچھ سکتے ہیں "ہٹ جاؤ" "تنگ نہ کرو" "بلاؤ۔ مجھے تو کام کو جانا ہے"۔ اور یہہ کہکر دروازہ بند کرکے روتے ہوئے بچے کیطرف بغیر ایک دفعہ کے دیکھے ہوئے بھی چلا جاتا ہے۔ آج کے روز باپ بچوں کی نہ صرف رسیلی آنکھوں۔ کماندار بھنوؤں لمبے لمبے گھنگرو دار لٹوں اور شیرین ہونٹوں کو دیکھتا ہے بلکہ اُس کے چہرے پر خوشی بھی۔ اور یہہ بھی کہتا ہے کہ نہ معلوم اس بچے کی قسمت میں آگے کیا لکھا ہے اور تب محبت بھرے دل سے اس کے لئے دُعا مانگتا ہے اور مسیح کے اُس قول کو یاد کرتا ہے "آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے"۔

نیو ہیمپشائر Newhampshire میں دو خاندانوں کی بابت بیان ہے۔ ایک خاندان میں ۶ گھرانے تھے دوسرے میں ۵۔ پہلا خاندان سبت کی عزت نہ کرتا تھا۔ کچھ ہی عرصے بعد ۶ گھرانے جورو خصم کی نااتفاقی کی وجہ سے جدا جدا ہو گئے۔ ایک گھرانا جو رہ گیا سو چور نکل گیا۔ ۲ والدین شرابی نکل گئے ایک نے خودکشی کر لی۔ سو وہ بڑے گھر پہنچ گئے۔ بعض غریب خانہ میں۔ اب دوسرے ۵ گھرانے والے خاندان کا حال سُنئے۔ اتوار کو ماننے کے سبب کیسے پھلدار ہوئے۔ ۲ وہ بچے گرجے کے پابند رہے۔ بعض گرجے کے افسر ہوئے ایک انجیل کا خادم ہوا ایک چین میں پادری ہو گیا۔ اُن کے گھرانے میں نہ کبھی غریبی آئی نہ مفلسی۔ ابھی تک تین پشتیں آباد ہیں۔ جو مر گئے وہ سلامتی میں سو رہے ہیں۔ کیا اُس گھرانے میں جو سبت کو مانتا ہے کچھ بھی نہیں ہے؟

جبکہ سبت کو سب مسیحی ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں تو کیسی خوشی ہوتی ہے۔ خدا کے پرستار بندے کس طرح اُس کی بندگی کرنیکو جا رہے ہیں۔ کوئی بوڑھا آدمی لکڑی ٹیک کر۔ ایک ناتوان بچہ اپنی ماں کی اُنگلی پکڑے ہوئے۔ ہاں کیونکہ یہہ خداوند کا دن ہے۔ مقدسوں کی رفاقت کا دن۔ یہہ وہ دن اور وہ جگہ ہے جہاں مسیح اپنی اُتنی بڑی فوج کا ملاحظہ کرتا ہے جو دنیا جسم اور شیطان سے لڑنیکو تیار ہے۔

پھر دیکھئے۔ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جو اتوار کو مانے اور بہشت کی بابت کچھ نہ سوچے۔ اگر ہم زمین پر اس روز اکٹھے ہوتے ہیں تو یاد رکھئے آسمان پر بھی اس وقت کتنے ہی اکٹھے ہیں اور جو گیت وہ آسمان پر گاتے ہیں ضرور آئیں کچھ نہ کچھ ہمارے گیتوں سے بھی ملتا ہے۔ ہاں اگرچہ آسمان زمین سے دُور ہے پر اُس روز ایک دوسرے سے بہت ملتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ تمجید کے گیت ابھی تو زمین سے آسمان پر ابھی آسمانی بہشت سے رہینی عبادتگاہ میں۔ کسی نے خوب کہا

"Day of all the week the best
Emblem of eternal rest"

اور جبکہ ہم بہشت کی بابت سوچتے ہیں تو دل کیسا خوش ہوتا ہے جہاں نہ فکر ہے نہ دُکھ۔ تھکے ہوئے کو اُس ملک کا خیال کرکے کیسی خوشی ہوتی ہوگی۔ جہاں نہ بوجھ اُٹھانے کو ہے نہ تھکانے والا سفر۔ وہ گویا اُس وقت پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہوکر یردن پار کی خوش زمین کنعان کو دیکھ رہا ہے۔

پس چاہئے کہ ہم سبت کو لائق طور سے مانیں۔ اور توڑنے والوں سے ڈریں۔ اول ہم اپنے بچوں کو اُس کی صحیح تعلیم دیویں کہ اتوار کا دن سب دنوں سے زیادہ پاک ہے اور سب خوشیوں سے بہتر۔ جبتک ہم ہی اپنے بچوں کو اُس کا ماننا نہ سکھائیں تو ہزاروں میں سے ۹۹۹ ایسے ہوں گے جو اس کا ماننا کبھی نہ سیکھینگے۔ آپ جبتک اپنے بچوں کو سبت سکول میں بھیجیں۔ خدا کے گھروں میں بھیجیں۔ پر میں مسیح کا واسطہ دیکر آپ کی منت کرتا ہوں کہ آپ کا نیک نمونہ بچوں پر زیادہ اثر کریگا اگر آپ خود ہی اُس کی بےعزتی کریں۔ تو آپ اپنے بچوں کے لئے ایک ٹھوکر کھلانیوالی چٹان ہونگے۔

خدا کرے کہ ہم سبت کی بابت خوب اچھی طرح سے معلوم کر سکیں۔ ہم اُس کے خزانوں کو گن نہیں سکتے۔ کیسا مبارک دن ہے!!!

میری عین خوشی ہے کہ جس اتوار کی صبح کو گرجوں کے باجوں اور گھنٹوں اور گانے کی خوش آوازوں سے ہوا گونجتی ہوئی ہو۔ میں اپنے گھر کو برکت دیتا ہوا جلدی سے پرواز کرکے اُن ہزاروں میں شامل ہو جاؤں جو اوپر خدا اور اُس کے تخت کے آگے کھڑے ہوکر کس خوش الحانی سے گاتے ہیں۔

جب آپ اتوار کی صبح کو گھنٹے کی آواز کو سُنیں۔ تو اُس گھنٹے کی آواز کو بھی سُنئے جو آسمان میں بج رہا ہے۔ وہ شادی کا گھنٹہ ہے جو یہہ کہتا ہے "دیکھو دولہا آتا ہے اُس کے استقبال کو نکلو"۔ کون اُس کا استقبال کرنے کو تیار ہے؟ وہ ایک بڑے فتحمند کا گھنٹہ ہے۔ اور ہم اُس کے وسیلے جس نے ہم سے محبت رکھی اور آپکو ہمارے بدلے دیدیا۔ فتحمندوں سے زیادہ ہیں۔

شعر و سخن

صلیبِ مسیح

(از ماسٹر چارلس جان متعلم سی۔ ایم۔ ہائی سکول لودیانہ)

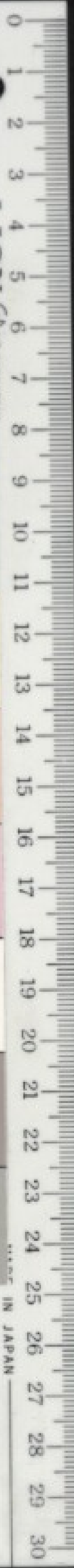
دگن ہوں سے اپنے میں دبتا ہوا	تسلی سے خالی بھٹکتا ہوا
وہ جو جگہ پر میں آیا یہاں	خوشی کا شروع مینے پایا یہاں
وہیہ رنج دعا کیا یہیں ہو کا دور	یہہ عصیاں کا بیڑا یہیں ہوگا چور
وہ مبارک قبر اور مبارک صلیب	مبارک مبارک منجی حبیب
وہ مبارک وہ جسنے اُٹھائی شرم	مبارک کیا جس نے ہم پر کرم
وہ گنہگار ہم تھے وہ گھائل ہوا	تھے ہم کشتنی پر وہ قادر مُوا
وہ ہمارے کفارہ میں دی اپنی جاں	مبارک مسیح جان ہو جاوداں

یکے از شعرائے امرتسر

طالب ہے زندگی ابد کا گر اے بشر
رہنا گناہ کے باغ سے دور اور شکستہ پر

آرام چاہئے اگر اے مرغِ دل تجھے
رہ بادہ کے ایاغ سے دور اور شکستہ پر

دام ہوس میں جا نہ وگرنہ رہیگا تو
خُلد بریں کے باغ سے دور اور شکستہ پر



لکھوں تو کیسے میں مدحِ مسیح کہ ہے
طاقت میرے دماغ سے دور اور شکستہ پر
مجھکو مسیح کا عشق ہے پروانہ ساں ہنوز
اُس غیرتِ چراغ سے دور اور شکستہ پر
احسن سراغ جیسے خالی ہاتھوں میں گیا
ہم ہیں اُس سراغ سے دور اور شکستہ پر

عالمِ فانی میں ہیں یہ چار دن — عیش و عشرت کا ہے عالم چار دن
خالق الاصباح پر ہو اعتقاد — اس جہاں کی ہے شبِ غم چار دن
حضرتِ عیسیٰ رہینگے تا ابد — اور شیطاں کا ہے ضیغم چار دن
جان کافی چار دن کی زندگی — توبہ کرنے کو ہیں کیا کم چار دن
کارِ احسن کچھ کرو احسن یہاں — یہہ جوانی کا ہے موسم چار دن

دیگر

واجب ہے کہ اللہ کا انسان ہو شاکر...
دل یاد میں اُس کی ہو زباں اُس کی ہو ذاکر
ہر حال میں ہر رنگ میں ہر وقت و زماں میں
تنگی میں فراخی میں مخافت میں اماں میں
عُسرت میں فلاکت میں ہو یا گنج و غنا میں
آرام میں راحت میں ہو یا رنج و عنا میں
بر تخت جواں بخت ہو یا خاک نشیں ہو
مفلس ہو تہیدست ہو یا وطن کہیں ہو
ہووے نہ کبھی اُسکو یہہ احسان کا بندہ
غافل نہ کبھی اُس سے ہو رحمان کا بندہ
دن رات رہے یاد میں اُس رزقِ رساں کی
ہو خصلت و طینت میں یہہ ہر پیر و جواں کی
ہو شاد بسرِ تاج کوئی شاہ و گدا ہو
ہر حال میں یہہ حال کہ با خوفِ خدا ہو

یکم فروری سے ۱۵ فروری تک ۲۵ لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ
چائے کلکتہ سے انگلستان کو روانہ ہوئی۔

مسدس

(در بیان مذہب عیسوی)

بنایا وحشیوں کو عیسوی مذہب نے انساں ہے
سکھایا جاہلوں کو بس اسی نے علمِ عرفاں ہے
بچھایا خونِ بہائے صداقت اِس نے ہر آں ہے
لٹایا مفت میں اِس ہی نے ہر دم گنجِ ایماں ہے
حوادثہائے دنیاوی میں امن ہے تو بس یہہ ہے
کشودِ عقدۂ مشکل کا مخزن ہے تو بس یہہ ہے

اسی سے سب مذاہب نے ہے سب علم و ہنر سیکھا
حقیقت میں یہی مذہب ہے سرِ دنیا میں ہر فن کا
یہہ خود ثانی ہے اپنا اور ہے خود آپ ہی یکتا
دکھا سکتا نہیں صورت اسے اپنی زوال اصلا
عَلَم کاندھے پہ رکھ اقبال آگے اس کے چلتا ہے
جدھر یہہ ہے پئے اصلاحِ مذاہب رخ بدلتا ہے

کیا سرسبز گر باغِ جہاں تو اِس کی طاقت نے
بنایا قوم کا اونچا نشاں تو اس کی طاقت نے
دکھایا جلوۂ کون و مکاں تو اِس کی طاقت نے
بڑھایا قدم گر آگے یہاں تو اِس کی طاقت نے
لڑا میدانِ جنگِ بُتوں میں خوب مردانہ
شجاعت ایسی دکھلائی ہوا مشہور افسانہ

نہ چھوڑا ہند نہ یورپ نہ اِس نے ایشیا چھوڑا
نہ چھوڑا چین نہ جاپان نہیں ارمینیا چھوڑا
نہ چھوڑا عرب نہ کابل نہ ملکِ الجیریا چھوڑا
غرض چاروں طرف ڈنکا مسیحا کا بجا چھوڑا
تری اس ہمت و حکمت پہ کیوں نہ آفریں ہووے
کہ جس کے علم کا ہر لفظ ہی علم الیقیں ہووے

ترقی تجھ سے ہر مذہب نے پائی ہر زمانے میں
سبھو کو تو نے دانائی سکھائی ہر زمانے میں
دکھاتا ہے تو ہی سب کو خدائی ہر زمانے میں
تو ہی کرتا ہے سب کی رہنمائی ہر زمانے میں
مناسب ہے کہ تجھکو دینِ حق کا رہنما کہیے
نہ کہیے عیسوی دیں تجھکو پر دینِ خدا کہیے

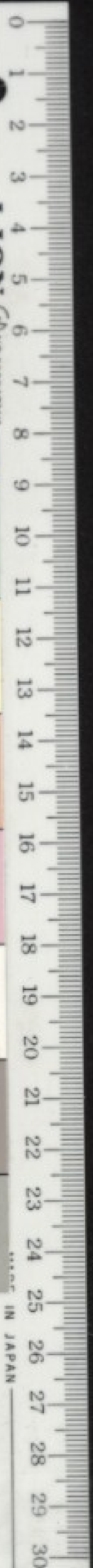
بیاباں جس جگہ تھے اب وہاں سرسبز گلشن ہیں
عنادل سیکڑوں آ آ کر اُن میں چہچہا زن ہیں
ہوئے آباد ویرانوں میں لاکھوں ہی آماکن ہیں
یہہ سب تیری بدولت ہے یہہ سب تجھ سے مزین ہیں
جدھر اکبار جاکر تو قدم اپنا جماتا ہے
اُدھر پھر جلوۂ علمِ مسیحائی دکھاتا ہے

محبت کا تو سرچشمہ ہے الفت کا تو بانی ہے
رفاقت وصف ہے تیرا یہہ تیری حکمرانی ہے
حلیمی تجھ میں پیوستہ ہے اور تیری زبانی ہے
تجھی میں سر بسر پنہاں بہارِ زندگانی ہے
سکھایا شیوۂ مہر و وفا ہر قوم کو تو نے
دکھایا جلوۂ نورِ خدا ہر قوم کو تو نے

مقابل ہوئے تجھ سے گر کوئی مذہب لڑا بارے
تو پھر ایسے جواب اُسکو کڑے ہو کر دیے تو نے
کہ دوبارہ نہ پھر بولا وہ کچھ ایسا ڈرا تجھ سے
تری تحریر اور تقریر پہ صد آفریں واہ رے
نہ کیوں قربان ہم دل سے ترے ہر کلام پر ہوویں
ملائک بھی فدا دن رات جس کے نام پر ہوویں

تو وہ مذہب ہے جس سے ہر زمانے میں اماں ہووے
تو وہ مذہب ہے جس پہ نور کا دم گلساں ہووے
تو وہ مذہب ہے جس سے جلوۂ خالق عیاں ہووے
تو وہ مذہب ہے جس سے علمِ عرفاں کا بیاں ہووے
تو وہ مذہب ہے جس پہ دامنِ عیسیٰ کا سایہ ہے
خدا جانے ہے تیرا اور رتبے تیرا پایہ ہے

تجھی میں نہریں زندہ پانی کی بہتی ہیں ہر ساعت
کہ جس کے پینے سے پاتا ہے ہر فردِ بشر راحت
تجھی میں علم ہے پنہاں تیرا ہی راز ہے حکمت
تجھی میں خالقِ کون و مکاں کی ہے نہاں قدرت
تجھی میں چشمۂ ہستی بہا جاتا ہے بے کھٹکے
پیاسا جو بشر ہووے وہ آکے یہیں سے پی لے



تیری تعریف جتنی میں لکھوں بس اُتنی ہی کم ہو
بیاں اوصاف جو تیرے کروں یہہ مجھ میں کب دم ہو
تو وہ مذہب ہو جس کے آگے ہر مذہب ہی برہم ہو
تو وہ مذہب ہو جس کے آگے فلک پیر بھی خم ہو
ترا ہر کام تیری کاملیت کا ترانہ ہے
ترا احوال ہی تیری حقیقت کا فسانہ ہے
میں کرتا ختم ہوں اپنا کلام پُر معانی اب
تیری تعریف جو پوری لکھوں یہہ مجھ سے ہو سکے کب
مقابل میں تیرے جبکہ رہا باطل ہر ہر مذہب
تو پھر تیرا بیان وصف کیسے کر سکے نائب
تو ہی ہو منبع سر چشمۂ فضل و عنایت کا
تو ہی ہو مطلع خورشید انوارِ ہدایت کا

راقم
لودیانوی

واقعات اور رائیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

اس سال امتحانِ مڈل میں جو کہ پنجاب یونیورسٹی کا آخری مڈل تھا سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ نے قابلِ تعریف کامیابی حاصل کی چنانچہ اس سکول سے مہر داس۔ ایشر داس۔ ٹھاکر داس غلام مسیح۔ منوہا سالامن۔ ایڈورڈ مسیح دیال۔ جیمس جاتی رام اور جوزف کرسٹوفر یعنے سات امیدوار اس امتحان میں شامل ہوئے اور خدا کے فضل سے سب کے سب کامیاب ہوئے۔ ممکن ہو کہ عوام کی نظر میں پاس اور فیل کا معاملہ کچھ بڑی بات نہو لیکن اس کی حقیقت سے وہی آگاہ ہیں جو امتحانات میں شامل ہوتے ہیں ہمیں کامل یقین ہو کہ مذکورہ بالا پاس شدہ لڑکوں نے اپنی کامیابی کی خبر سُن کر خوب ہی خوشیاں منائی ہونگی اور خوب ہی اچھلے کودے ہونگے۔ والدین کی اُمیدوں میں بھی ضرور بہت کچھ تازگی پیدا ہوئی ہوگی اور اُنہوں نے بھی اپنے ہونہار بیٹوں کے جشن میں شامل ہو کر اُنکا ساتھ دیا ہوگا۔ شاگرد اینڈ ریو اور پادری ٹھاکر داس صاحب نے تو ضرور ہی ہیڈ سینٹس۔ تاش اور شطرنج کی بازیاں اُڑائی ہونگی اور رات بھر ڈھولک اور سارنگی سے ہمسایوں کو بے آرام رکھا ہوگا۔

ہم ان سب خوشی منانے والوں کو تہ دل سے مبارکباد کہتے ہیں اور ساتھ ہی کرسچن بوائز بورڈنگ سکول کے تمام اُستادوں کی نتائج خیز محنتوں اور جانفشانیوں کے مداح ہیں۔ خصوصاً ہم ماسٹر راد ھاکشن اور مسٹر ایم۔ اے۔ ٹامس صاحب کے حق میں تحسین و آفرین کے کلمات تحریر کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ تھرڈ مڈل کے تمام ضروری مضامین یہی صاحبان پڑھاتے ہیں اور ہمیشہ اپنی متواتر محنتوں سے طلبا اور اُن کے متعلقین کے لئے خوشی اور کامیابی اپنی نیکنامی اور منتظمانِ سکول کے حسنِ انتظام کی گویا ایک پختہ سند حاصل کرتے ہیں۔

سمالی لینڈ میں برٹش فوجوں نے تمام دادیے موگل چھان مارے۔ گو دشمن کی بھیڑیں اور بکریاں بہت سی پکڑی گئیں۔ مگر ملا دیوانہ اور اُس کے ہمراہیوں کا کچھ پتہ نہیں ملا برٹش فوجیں تر و تازہ ہو کر یکم مارچ تک پھر ملا کا تعاقب کرینگی خبر ملی ہو۔ ملا ساحل کے شمال کو فرار ہو کر مکہ معظمہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

ایک شخص مہاد یو کھاں بھکر واڑ نے اپنے آپ کو ڈاکیل کو من کمپنی کلکتہ کا ایجنٹ ظاہر کر کے پونہ میں ایک دفتر قائم کیا۔ اور کمپنی مذکور کے نام پر لوگوں سے بہت سا روپیہ بطور فیس قرضہ جمع کر کے غائب ہو گیا۔ لیکن گرفتار ہو کر عدالت صاحب مجسٹریٹ پونہ میں پیش ہو۔

سلطان المعظم کے ایک منظور نظر پہلوان احمد مظہر بھی اور ایک مشہور روسی پہلوان کے درمیان ۱۶ جنوری کو کشتی ہوئی۔ انعام فاتح کے لئے ۲۰ ہزار روپیہ تھا جس کے لئے شرط یہہ تھی کہ پون پون گھنٹہ کے بعد دو دفعہ گرایا جائے۔ روسی پہلوان نے بجلی کیطرح جھپٹ کر ترک پہلوان کا پونچا توڑ دیا۔ اور اس کو پچھاڑ کر کے فوراً اُس کی چھاتی پر سوار ہو گیا۔ ڈاکٹر نے فوراً کشتی ترک کرا دی کیونکہ زخم سے ترکی پہلوان بہت بیحال تھا۔ انعام تو روسی پہلوان کو مل گیا۔ مگر کشتی دوبارہ ہوگی۔

"تازہ خبر" ہو کہ ساحل گنسان کے متصل ایک جاپانی جہاز نے ایک اور جہاز دیکھا جسپر جاپانی جھنڈا لہلہاتا تھا لیکن جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ جاپانی جھنڈا محض دھوکا بازی ہو وہ جہاز در اصل روسی ہو جس نے بخوف گرفتاری جاپانی جھنڈا بلند کیا ہوا تھا۔ لیکن جاپانی بڑے ہوشیار اور خبردار تھے فوراً تاڑ گئے اس جہاز پر دو ہزار روسی اور بہت سا سامان جنگ از قسم گولہ بارود لدا ہوا تھا۔ اسی روز روسی جہاز والنیٹر جاپانیوں نے گرفتار کر لیا۔ جس پر تمام و کمال سامان جنگ از قسم گولہ بارود تھا۔ ایک جہاز ولاڈی واسٹک سے ہاکوڈیٹ ڈیڑھ ہزار جاپانی پناہ گیر سوار کر کے لایا۔

زار نے سائبیرین رجمنٹ کا جائزہ لیتے ہوئے جو لڑائی کے لئے جا رہی ہو۔ ایک نہایت پر زور اشتعال انگیز تقریر کی جس میں اُس نے اُنکی کامیابی کی دعا کی اور انہیں برکتیں دیں۔ ہز میجسٹی نے اپنی تقریر کو ان الفاظ میں ختم کیا۔ "الوداع میرے بھائیو"۔

پنجہادر۔ چند دیسی لڑکے مسٹر ہیرٹ کے بنگلہ کے ارد گرد کھیل رہے تھے اور حسب عادت شور و غوغا کر رہے تھے۔ مسٹر ہیرٹ کا لڑکا جوش میں بھرا ہوا بنگلے سے نکل پڑا اور لڑکوں کو ڈانٹا کہ شور نہ کرو۔ مگر لڑکے اپنی دھن میں رہے۔ برخوردار کو جوش آگیا۔ کہ گو نتھی چھوکرا گیدڑ کا موافق ہو کر ولائتی شیر بچہ کا حکم نہیں سنتا اندر جا کر بندوق اُٹھا لایا اور باہر آتے ہی لڑکوں پر فائر کر دیا۔ پانچ لڑکے سخت زخمی ہوئے۔ ایک بارہ سالہ لڑکے کی ٹانگ میں

شدید زخم پہنچا۔ برخوردار گرفتار ہو کر ضمانت پر رہا ہیں

ڈیرہ اسمعیل خان میں ایک شخص کی جرموں کے الزام میں گرفتار ہو شکل شباہت سے انگریز معلوم ہوتا ہے اور خود بھی اپنے آپ کو انگریز بتلاتا ہے۔

عورتوں کی لڑائی۔ فیض آباد کے چوک میں ایک عجیب واردات ہو گئی ہے۔ دو عورتیں آپس میں لڑتی تھیں۔ یہاں تک سخت سست پر نوبت آئی کہ ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔ ایک عورت کی گود میں بچہ تھا۔ دوسری عورت کے ہاتھ میں لکڑی تھی۔ غصے کے جوش میں لکڑی کی ضرب اس زور سے لگائی کہ بجائے عورت کے چوٹ اس کی گود کے بچہ کے سر پر ایسی سخت پڑی کہ اس معصوم کا سر پھٹ گیا اور اس صدمہ سے وہ بچہ مر گیا۔ ملزمہ گرفتار ہو تحقیقات پولیس ہو رہی ہے۔

اشتہارات

رسید زر نور افشاں

پادری پربھو داس۔	[illegible]	میاں عبداللہ معرفت مس ہیرن۔	[illegible]
مس ہیرن۔	[illegible]	پادری جے سی ٹوڈ۔	[illegible]
پادری چندو لال۔	[illegible]	پادری۔ ڈبلیو۔ ٹی سیک	[illegible]
مسٹر ڈانیل۔	[illegible]	ان۔ پال۔	[illegible]
ڈاکٹر اے۔ جے نظیر اللہ	[illegible]	ڈاکٹر سنت سنگھ	[illegible]
بابو رام دین	[illegible]	پادری ٹھاکر داس	[illegible]
چودھری بوٹن مل	[illegible]	منشی میاں بخش	[illegible]
مسٹر ایس۔ ای۔ الیگزینڈر	[illegible]	مسٹر لی۔ داس	[illegible]
مسٹر پریم داس۔	[illegible]	مسٹر یعقوب خان	[illegible]
مسٹر یعقوب مسیح	[illegible]	منشی رستم خان	[illegible]
آئی۔ لسٹ	[illegible]	منشی خیر الحق	[illegible]
پادری ان۔ دوسیا۔	[illegible]	مسٹر ایم۔ دائٹ	[illegible]
پادری ایچ۔ جیو مل	[illegible]	پادری نظام الدین	[illegible]
مسٹر اے۔ جی۔ طالب الدین	[illegible]	مولوی یحیٰی صاحب	[illegible]
ڈاکٹر نظام الدین	[illegible]	ڈاکٹر ڈبلیو ایف جانسن	[illegible]
مسٹر لی۔ فرینک	[illegible]	دی مشنری انچارج	[illegible]
پنڈت بی۔ ان۔ داس	[illegible]	ان۔ ڈبلیو۔ ماڈون	[illegible]
مسٹر ایم۔ ایس۔ فلپ	[illegible]	سردار اتم سنگھ	[illegible]
بابو جے۔ سنگھ	[illegible]	مسٹر اے۔ ای۔ ڈیوڈ۔	[illegible]
پادری جے۔ سی۔ ہیرن	[illegible]	پادری میاں داس	[illegible]
پادری غلام مسیح	[illegible]	مسٹر ڈبلیو۔ اے مچل	[illegible]
مسٹر سراج الدین	[illegible]		

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے۔ تجربہ کار صاحبوں کی طرف سے اس بات پر حکیمانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریب ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریب چالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے۔ کوئی اور پنشن فنڈ ایسا سستا طور پہ نہیں دیتا ہے۔ اس میں ہر ایک ہندوستانی اپنی بیوی اور بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے۔ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں۔ ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری ولٹر جے۔ کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

چھپ گیا! ستا ایڈیشن چھپ گیا!

دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی جملہ مہا کتابیں ایک مکمل سٹ میں چھپکر طیار ہیں جسکا نام

کلیات آریہ مسافر

رکھا گیا ہے۔ پہلی قیمت [illegible] تھی اب صرف [illegible] روپیہ۔ وی پی خرچ وغیرہ علیحدہ ہوگا۔ اسمیں علاوہ جملہ تصانیف کے پنڈت جی کا فوٹو اور حالات زندگی بھی درج ہے

نیجر ستیہ دھرم پرچارک ہردوار

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ [illegible] مع ضمیمہ [illegible]

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک 〃 [illegible] 〃 [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم [illegible] مابعد کے لئے فی سطر کالم [illegible] لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول [illegible] مع محصول [illegible]

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول [illegible]

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کیسو سٹے امریکن مشن لودیانہ میں ایم۔ دایل کے اہتمام سے چھپا